نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۵

بائبل یا قرآن ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۱۲ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۱۲ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط 〃
حضرت اسحٰق واسمٰعیل 〃
حضرت محمد 〃
انجیل شریف کی صحت ودرستی 〃
اسماءِ الٰہی 〃
خدا کے دس حکم 〃
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں 〃
مسیح یا محمد 〃
نماز 〃
سچا اسلام 〃
قرآن 〃
یسوع مسیح 〃
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا 〃
سورہ فاتحہ 〃
ہمارا شافع کون ہے 〃

ثمار شیریں ۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی 〃
انصاف کا دن 〃
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح زراعت ۱ر
اصلاح اخلاق ۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر
شادی کی بابت خیالات ۱ر
صنعت ودستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کزم

دینی سوال وجواب ۶ پائی
〃 پنجابی اُردو حروف 〃
〃 رومن اُردو 〃
〃 گورمکھی 〃

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ۱ر
〃 مرقس کی انجیل پر گورمکھی ۱ر
〃 لوقا کی انجیل پر ۱ر
〃 یوحنا کی انجیل پر ۱ر

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا ۸ر
حل مشکلات حصہ اول ۶ر
تحقیق بائبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۸ر
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۸ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنۂ مذاہب رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح ۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۱ر
ابن حور اُردو ۸ر طلائی شمعدان ۴ر
روح سے معمور زندگی ۴ر
طریق دعا ۴ر
شعاع نور حصہ اول ودوم ۵ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر



نورافشان

لودیانہ - جمعہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

مسٹر ڈبلیو نیٹین سی-ایس آئی فنانشل کمشنر پنجاب کو ۴ ماہ ۱۲ دن کی رخصت زیادہ ملگئی ہے۔

جب گورنمنٹ ممالک متحدہ پہاڑ کو جائے گی تو مسٹر ایس پی-اوڈونل جوڈیشل سیکریٹری ایک خاص ڈیوٹی پر متعین ہوکر جاوینگے۔

سر ایڈورڈ مکلیگن اور مسٹر ای میگنیس امپیریل لجسلیٹو کونسل سے مستعفی ہوگئے ہیں اور اُن کی جگہ مسٹر رشا آئی سی-ایس اور مسٹر مارشل ریڈ ممبر کونسل انتخاب کئے گئے ہیں۔

بمبئی میں یکم اپریل کو کولابہ گودام میں پھر آگ لگی- فائر انجن دوڑایا گیا- اندازہ نقصان ۵۰ ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔

کلکتہ چورنگی روڈ میں ایک انگریز کھڑکی سے گرا پاؤں کی ہڈی ٹوٹی چوٹ سخت آئی- مگر جان بچ گئی۔

امرتسر میں سردار اوتم سنگھ ٹریولنگ ٹکٹ اگزیمنر مسافر گاڑی کے بورڈ سے گرکر ٹرین کے نیچے آگیا- اور فوراً مر گیا۔

مانڈلے میں آگ لگی- ڈیڑھ ہزار بہی بے گھر ہوگئے ہیں- امدادی کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔

ھز مجسٹی ایمپرر نے اُن جاپانی مصیبت زدگان کی امداد میں ۱۵ ہزار روپیہ دیا ہے- جو زلزلہ سے تباہ ہوگئے

ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ کے پلیٹ فارم پر پڑے ہوئے روئی کے بوروں میں آگ لگی- جلد بجھائی گئی ۵ بورے جل گئے۔

راولپنڈی پوسٹ آفس کا چور جس نے ۹۰۰ کے بیمہ جات چرائے تھے گرفتار ہوگیا ہے- مقدمہ چلایا جائیگا نتیجہ دیکھئے۔

مسٹر جسٹس سٹیفن نے چیتاپور پولیس کے قتل کے معاملے کی تاریخ ۲۰ ماہ حال مقرر کی ہے۔

میجر اے- گارڈنر آر- ای ڈپٹی ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے ایجنٹ ہونگے بجائے میجر ڈیگ ہارن کے جو ۹ ماہ کی رخصت پر جاتے ہیں۔

شملے میں ٹھہر ٹھہر کر ۳۶ گھنٹے بارش ہوتی رہی شگل کے دن ۴ بجے شام کو طوفان بھی آیا- اُس وقت بجلی اور سخت ہوا بھی تھی

ممالک متحدہ (امریکہ) میں دو سب سے سرنگیں ہیں- ۲۵۰۸۰ فٹ لمبا قریباً پونے ۵ میل ہے- اور دوسرا ۲۱۱۳۰ فٹ یا ۴ میل لمبا ہے۔

مسٹر اوبرائن ویم سیر مدراس میں آ پہونچے ہیں۔

مسٹر ہمن رانچس جنوبی افریقہ سے بمبئی میں واپس آگئے ہیں۔

ھز آنر لفٹنٹ گورنر و لیڈی اوڈوائر منگل کی شام کو راولپنڈی سے لاہور میں تشریف لے آئے ہیں۔

مسٹر ایل- ایم ریچ سی آئی ای مدراس کی امپیریل لجسلیٹو کونسل کی ممبری سے مستعفی ہوگئے ہیں

ھز اکسیلنسی کمانڈر انچیف بدھ کی شام کو لاہور میں داخل ہونے والے تھے- سنیچر کے روز قلعے میں رسمی قواعد ہوگی

یہہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ چین میں جو فوجیں گئی ہوئی ہیں اُن میں کچھ کمی کی جاوے- اور یہ خیال ہے کہ ۴۲ ماؤنٹین بیٹری اور ۲۵ اور ۲۶ پنجابی جلد ہندوستان کو واپس آجاوینگی۔

بمبئی میں ایک اور آگ ۶ تاریخ کو لگی اور اب تک جل رہی ہے اور نقصان ۲۰ لاکھ روپیہ کا بتلایا جاتا ہے۔

تار برقیات

۳ اپریل سینٹ جانس نیو فاونڈ لینڈ - ایک جہاز جس پر ۱۷۰ آدمی تھے - ایک برف کے طوفان سے بہ گیا - پچاس آدمی مر گئے ہیں یا مر رہے ہیں - ایک دوسرا جہاز جس میں ۲۰ ہزار مہریں تھیں گم ہو گیا ہے اس پر ۱۷۳ آدمی تھے -

بعد کی خبر ہے کہ یہ حادثہ کالونی کی تواریخ میں نہایت ہی خراب گذرا ہے - بحری فوج ایک اچھے موسم کے بعد واپس آ رہی تھی - جبکہ ان پر برفانی طوفان آگیا - بیلا ونچر جہاز نیو فاونڈ لینڈ کے جہاز کے تیس آدمی رکھتا ہے - نیو فاونڈ لینڈ کے ۸۰ ملاح مر گئے ہیں اور تیس اور گم ہیں - دوسرا جہاز جو کھو گیا ہے اس کا نام سدرن کراس ہے - یہ سرانسٹ شیکلٹن کا پرانا جہاز ہے -

بعد کی خبر ہے کہ نیو فاونڈ لینڈ جہاز کے ۱۸۹ آدمیوں میں سے ۷۷ مر گئے ہیں اور ۳۶ نازک حالت میں ہیں ۷۶ جانیں بحال ہو گئیں ہیں -

ہز مجسٹی بادشاہ جارج پنجم و سٹر بار کورٹ نے گورنمنٹ نیو فاونڈ لینڈ کو ہمدردی کا تار دیا -

یہ سرکاری طور سے بیان کیا جاتا ہے - کہ نیو فاونڈ لینڈ کے ۵۸ آدمی مر گئے ہیں اور ۴۰ آدمی بچ گئے ہیں - جن میں سے تمام کہر کے مارے ہوئے ہیں - سدرن کراس جہاز کا کوئی پتا نہیں

۳ اپریل لندن - جنرل سر چارلس ڈگلس بجائے سر جان فرنچ کے فوجی کونسل کے ممبر انتخاب ہوئے ہیں - میجر جنرل سر ی گریڈی بجائے لفٹنٹ جنرل سر جے ایورٹ کے -

۳ اپریل جو آریز - ۱۱ دن کی جنگ کے بعد باغیوں نے توریین کو لے لیا ہے - یہ حساب لگایا گیا ہے کہ باغیوں کے ۵۰۰ مارے گئے اور ۱۵۰۰ زخمی اور دوسری طرف والوں کے ایک ہزار سے اُوپر - جو آریز میں باغیوں کی فتح پانے پر بڑی خوشیاں ہو رہی ہیں - اور جنرل کرنزا اور جنرل ولا کے واسطے چیرس دیئے جا رہے ہیں -

۳ اپریل جو آریز - جنرل ولا نے دوسری طرف کے بھاگنے والوں کا توریین کے مشرق میں ۲۶ میل تک پیچھا کیا - ان کے ۱۰۰ مارے گئے اور ۲۳ پکڑے گئے

۳ اپریل ییمفرو پیل - تیوڈ و دشیا کے قریب ایک بے معلوم آتش فشاں پھٹا - آدھے گھنٹے میں ۲۵ ایکڑ زمین لاوے سے ڈھک گئی - اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا -

۳ اپریل - قاہرہ - کیبنٹ نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے - مصطفیٰ فاہمی پاشا جو کہ لارڈ کرومر کے وقت میں وزیر اعظم تھا - منسٹر مقرر ہونگے -

۳ اپریل پیرس - سینٹ نے پیپیٹا (ٹہیٹی) پر ایک کوئلہ کا سٹیشن بنانے کا بل منظور کیا ہے - چیمبر نے ایک بل بنایا ہے کہ بحر الکاہل کے مقبوضات میں بے تار کا سلسلہ ہووے -

۴ اپریل - سینٹ جان - نیو فاونڈ لینڈ - گورنمنٹ نے کائل نام جہاز کو بے تار کے پیغام سے لگا کر کھوئے ہوئے سدرن کراس جہاز کو ڈھونڈنے کے لئے حکم دیا ہے - امریکہ کا جہاز سنیکا بھی اس کی تلاش میں گیا ہے - جہازوں کے بیڑوں کا حادثہ طوفان کے ذریعہ سے ہوا ہے - جو کہ بغیر کسی تبدیلی دیکھے جانے کے ان پر بہ گیا -

بعد کی خبر ہے - کہ اگرچہ ان بچے ہوئے آدمیوں میں سے کسی کے مرنے کی اُمید نہیں ہے - تو بھی ہاتھ اور پاؤں کا نقصان بہت خوفناک ہوگا - تین آدمیوں کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں جاتے رہینگے - اور پانچ کے دونوں پاؤں اور آٹھ کا ایک ایک ہاتھ اور ۱۱ کا ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کی انگلیاں جاتی رہنگی -

۶ اپریل لندن - سینٹ مارٹن چرچ ٹریفالگر سکوئر میں ایک بم پھٹا - دو شیشے کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سفرگٹس والوں نے کیا ہے -

نادر موقع

ناظرین اخبار ہذا نے کسی گذشتہ نمبر میں اشتہار اور نمونہ ہندو سائیکلو پیڈیا تو ضرور ہی ملاحظہ کر لیا ہوگا بس اب کیا ہے - اطمینان سے درخواستیں بہت جلد بھیج دیجئے - جو صاحبان اخیر اپریل سے پہلے درخواستیں بھیجدینگے - ان سے ہندو سائیکلو پیڈیا کی بارہ سو صفحوں کی قیمت معہ محصول ڈاک صرف للعہ ہی لئے جاوینگے - بعد میں اس کی قیمت چھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہو جائے گی - یاد رکھو ایسی کتابیں بار بار اور بہت جلد نہیں چھپا کرتیں آجتک ہندوستان کی کسی زبان میں اس قسم کی کتاب شائع نہیں ہوئی - بس نوٹس دیکھتے ہی فوراً درخواستیں بھیج دیجئے دیر نہ کیجئے - ورنہ بعد میں کف افسوس ملوگے -

المشتہر

پی - کیول سنگھ

مشن کمپونڈ - لودیانہ

ایڈیٹوریل نوٹس

نیک اعمال کا مسیحیت میں کیا درجہ ہے

جیسا کہ ہم گذشتہ نمبر میں دکھا چکے ہیں نیک اعمال نجات کے حاصل کرنے کا وسیلہ ہرگز نہیں ہیں۔ پھر یہ سوال دل میں پیدا ہوتے ہیں کہ (۱) پس ہم کیا کہیں؟ کیا گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل زیادہ ہو؟ (۲) اگر یہ نہیں تو پھر اعمال کی مسیحی کے لئے کیا ضرورت ہے؟ ان سوالات کے کئی ایک جواب دیئے جا سکتے ہیں کہ مسیحی کے نیک اعمال اُس کے اظہار شکریہ و محبت ہیں اور اس جوش اور خوشی کا اظہار ہیں جو اُس نے خدا کے فضل کے سبب سے ایمان کے وسیلہ سے نجات حاصل کرنے کے بعد اس کے اندر جوش مارتے ہیں۔ جب تک مسیحی کو خدا کا فضل و کرم یاد رہتا ہے تب تک وہ خدا کی محبت میں قائم رہتا ہے۔ اس کی محبت اور فضل کا زبان سے اقرار کرتا ہے۔ اس محبت اور فضل سے وہ جوش میں آ کر ایک اور قدم آگے بڑھتا ہے کہ علاوہ زبان سے اقرار کرنے کے وہ ایسے کام کرتا ہے جن میں خدا کی بزرگی اور عزت ہوتی ہے۔ اُن میں خدا کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اب نیک کام کرنا اس غرض اور نیت سے نہیں ہوتا ہے۔ کہ ہم نجات پائیں۔ بلکہ محض اس نیت سے کہ ہم خدا کے ساتھ محبت رکھتے ہیں جس طرح خدا کی محبت اور فضل نے انسان کو نجات دینے کے عمل کی صورت پکڑی اسی طرح انسان کی وہ محبت جو وہ خدا کے ساتھ اور اُس میں ہو کر بنی نوع انسان کے ساتھ کرتا ہے۔ نیک اعمال میں صورت پکڑتی ہے جس طرح فضل و رحم سے نجات بنی آدم کو دینا اس امر کا ثبوت ہے کہ خدا انسان سے خالص محبت رکھتا ہے۔ اُسی طرح مسیحی کا نیک اعمال کرنا اس امر کی شہادت ہے کہ وہ خدا کا شکرگزار ہے۔ اُس سے محبت رکھتا ہے۔ اس کی عزت و بندگی کرتا ہے اور اُسی کی خوشنودی چاہتا ہے۔

یہ نیک اعمال پہلے زبان کے اقرار سے شروع ہوتے فعل سے نشوونما پاتے ہیں۔ اور اُس کی محبت میں اس کی خاطر دکھ تکلیف سہتے ہیں اور آخرکار اُسی کی خاطر شہید ہو جانے میں ختم ہو جاتے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم گناہ کے اعتبار سے مر گئے ہیں۔ مگر خدا کے اعتبار سے زندہ ہو گئے ہیں۔ اسی لئے نئی زندگی میں ہم قدم مارتے ہیں۔ کیونکہ مسیح جو گناہ کے اعتبار سے ایک بار موا مگر اب جو جیتا ہے خدا کے اعتبار سے جیتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے آپ کو گناہ کے اعتبار سے مردہ مگر خدا کے اعتبار سے یسوع مسیح میں زندہ سمجھو۔ (رومی ۶: ۱۰ و ۱۱) اور ساتھ ہی اس کے مسیحی جو نیک اعمال کرتا ہے وہ اس کے ایمان کا پھل ہے یا ثبوت ہے کہ مسیحی میں ایمان موجود ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیحی کے اندر زندہ ایمان ہے ورنہ اس کا عکس ہے۔ اسی لئے یعقوب رسول نے اپنے خط میں تعلیم دی ہے کہ ایمان بغیر اعمال کے مردہ ہے۔ زندہ ایمان بمنزلہ ہرے اور پھلدار درخت کے ہے۔ اور جب تک درخت میں پھل نہ لگیں تب تک اُس کی زندگی میں شک رہتا ہے۔ اُس سے انسان کو کچھ فائدہ نہیں پہونچتا۔ اسی طرح جب تک مسیحی میں پھل نہ لگیں گے یعنی وہ نیک اعمال نہ کریں تب تک اُس کے ایمان میں زندگی ظاہر نہیں ہوتی اور اُس کے ایمان اور محبت سے کسی کو کچھ فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ پس ایمان درخت ہے تو اعمال پھل ہے۔ اور درخت کے لئے پھل لازم ہیں۔ یہ ایمان چونکہ خدا کی بخشش ہے۔ اس لئے اس کا پھل بھی یعنی عمل بھی خدا کی بخشش ہے۔ اور یوں مسیحی ایک پھلدار درخت یا پودا ثابت ہوتا ہے جو اپنے موسم پر میوہ لاتا ہے۔ یہ اعمال جو مسیحی میں خدا کے فضل کے پانے کے بعد نمایاں ہوتے ہیں۔ نشکام کرم کہلاتے ہیں۔ یعنی وہ کام ایسے نہیں ہوتے جن کے ذریعہ مکتی پانے کی امید کیجائے۔ اسی واسطے یہ نشکام کرم کہلاتے ہیں اور مکت جیون میں لازمی طور پر ہوا کرتے ہیں یہی درجہ نیک اعمال کا مسیحیت میں ہے۔

مسٹر دھرم پال صاحب کا گیان پرکاش

{مسٹر موصوف کے نام نامی سے ناظرین نور افشاں تو ضرور ہی واقف ہونگے۔} مگر آج ہم اُن کے "گیان پرکاش" نامی تازہ کتاب سے ناظرین نور افشاں کو مصافحہ کراتے ہیں جب سے آپ آریہ سماجی ہوئے ہیں اس وقت سے لیکر آج تک جو گیان کا پرکاش تجربہ اور مشاہدہ سے ہوا ہے اُس کی ایک مختصر سی مگر دلچسپ کیفیت درج ہے جو دراصل دیا نندیوں کے لئے مہلک مگر تمام غیر دیا نندیوں کے لئے امرت ہے۔ تجربہ تو صرف ایک ہی بات یعنی نیوگ کا ہے۔ مگر مختلف پہلوؤں اور وجوہات سے مبرہن کر کیا گیا ہے۔ اور اس سے جو نتائج پیدا ہوئے وہ بھی کچھ کم دلچسپ اور حیرت افزا نہیں ہیں۔ آپ نیوگ کو بُرا سمجھتے تھے۔ مگر سوامی دیانند جی کے اصول گن کرم سبھاؤ وغیرہ نے ان کو اسبات پر آمادہ اور مجبور کیا۔ مگر پھر بھی آپ کی تسلی نہ ہوئی۔ اس مسئلہ پر عمل کرتے سے ہچکچاتے ہی رہے۔ لیکن یہ ہچکچاہٹ ایک روح کے جو مصنف کا معہود ذہنی ہے۔ اُس تصرف سے جو مصنف کے دل و دماغ اور ساتھ پر اُس نے کیا تھا رفع ہو گئی کیونکہ اُس روح نے مسٹر موصوف کو بتایا تھا کہ نیوگ کرنے سے تمہاری تمام مشکلیں نوٹ ہو جائینگی۔ اور کسی رشی کا پنر جنم ہوگا۔ بس پھر کیا تھا۔ آپ اُس روح کو جسکا پنر جنم ہونے والا تھا نمسترن کہہ کر۔

رجوع الی الینوگ ہوگئے۔ اس کا نتیجہ حسب فرمائش روح مذکورہ ظہور میں آیا مگر ایک آنچ کی کسر رہ گئی"۔ اور آپ شادی کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ اس غرض سے کہ ممکن ہے کہ روحانیوں کے نزدیک نیوگ ایسا خراب مسئلہ ہو کہ کوئی بھی مقدس روح اُس کے ذریعہ جنم لینا باعث ننگ تصور کرتی ہو... ایسی صورت میں اگر ہم باقاعدہ شادی کرکے سدح کو منتزن دیں تو شائد اس تجربہ میں کامیابی ہوجائے اور اس طرح پر جنم کی صداقت پر مہر لگ جائے"۔ اس کے علاوہ اور بہت سے فائدے ہونگے جنکا ذکر فصل چوتھی میں آیا ہے اور ساتھ ہی اُس کے ایک طرف تو سالخوردہ دیوی سے شادی کرنے میں محمد صاحب کی اور دوسری طرف اپنے گورو بھائی سناتن دھرمیوں کی تقلید اور کل ریت پر عملدرآمد ہوجائیگا وغیرہ پس آپ نے اسی دیوی سے شادی کرلی۔ اُس کا مفصل ذکر اس فصل میں ہے۔ اور شادی بھی قدیم ہندو رسم سویمبر کے مطابق کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ "پرچین زمانہ میں سویمبر ودواہ کے موقعہ پر عموماً لڑائیاں اور زور آزمائیاں ہوا کرتی تھیں۔ ہمارے سویمبر میں یہ کسر رہ گئی تھی مگر وہ بھی پوری ہوگئی کہیں سب کے سامنے دلہن کو جیت لایا"۔ یہی لڑائیاں وہ وجہ تھی کہ آپ پر مقدمہ بن گیا تھا۔ الغرض "اس تمام جدوجہد سے جو نتائج مسٹر موصوف نے بطور ایک رزلٹ کے اخذ کئے ان نتائج میں سے چند ایک کا ذکر آپ نے کیا ہے جنکا ذکر صفحہ ۳ سے ۹۳ تک میں مفصل درج ہے یعنی اوّل تو جو اعتراضات مسٹر موصوف نے مسلمانوں پر کسی وقت کئے تھے۔ اُن میں سے چار واپس لے لئے اور امور معترضہ سابقہ کی بابت فرماتے ہیں کہ "اور میں نے اُس برگزیدہ اور مقدس نبی کے کیرکٹر کی پاکیزگی بزرگی اور عظمت کے سامنے اپنے سر کو جھکا دیا"۔ پس اس پہلو میں قرآن شریف نے جو فیصلہ دیا وہ قطعی درست ہے"۔ "میرے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کے مطابق قطعی درست ہے۔ اور قانون قدرت کے عین مطابق ہے"۔ "قرآن شریف کی اس تعلیم پر اعتراض کرنا بڑی سخت غلطی تھی۔ قرآن شریف نے جو یہ تعلیم دی ہے... وہ بالکل درست ہے۔ اور کہ میرا خیال تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر غلط ثابت ہوا ہے"۔ وغیرہ نیوگ وغیرہ کو منظر رکھتے ہوئے۔ پانچویں فصل کی سرخی میں آپ یہ سوال پوچھتے ہیں کہ "کیا میں گنہگار ہوں"؛ یعنی اگر کسی اور شریعت کے مطابق گنہگار ہوں تو ہوں مگر کٹر آریہ سماجی رہتے ہوئے اور اقرار کرتے ہوئے کیا میں اپنے فعل کے لئے دیانندیوں کے نزدیک گنہگار ہوں؛ جبکہ سوامی جی نے لکھا ہے.... گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے"۔ اور یوں اپنی ریفارمنگ پوزیشن کیا مسلمانوں کی طرف سے اور کیا دیانندیوں کی جانب سے بالکل صاف کردی ہے۔ آخری فصل میں۔ "مسلمانوں عیسائیوں سکھوں اور آریوں۔ دیانندیوں ہندوؤں کے دربار میں میری اپیل درج ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ میں نے اپنے قول وفعل میں مطابقت رکھی ہے۔ اور میں نے ہرگز اسبات کی پرواہ نہیں کی کہ میری یہ مطابقت میری نیک نامی کا موجب ہوگی یا بدنامی کا اور اس مطابقت کی بہت سی مثالیں دی ہیں اور ظاہر کیا ہے کہ حال باعمل سرائت میں رہا ہوں۔ لیکن اگر میں اُن سے کوئی مذہبی یا مجلسی حقوق مانگوں تو وہ مجھے گشتریوں رہبنوں یا کسی بھی نتائج کے مساوی کسی قسم کے مجلسی یا مذہبی حقوق نہیں دینگے" وغیرہ کیونکہ آریاؤں میں شادی کا کوئی خاص قانون نہیں جس سے میری شادی جائز ہوسکے۔ ایک کھتری کی برہمنی کیساتھ شادی کرنا ناجائز ٹھہرانے کے بارے میں الہ آباد ہائیکورٹ کا ایک فیصلہ درج کرکے آپ فرماتے ہیں کہ "جس صورت میں کہ موجودہ ہندو قانون کے مطابق سخت ناجائز اور آپکی اولاد مہا چنڈال کیوں نہ ہوگی"؛ الغرض اس قسم کی تمام معقول اور مدلل حزروں کی بحث کے بعد آپ مسیحیوں سکھوں وغیرہ سے بڑی پردرد اور قابل رحم اپیل ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ "میرے دوستو! جس صورت میں کہ ایک میلا کچیلا ان پڑھ برتن مانجنے والا رسوئیا برہمن اسبات کو گوارہ نہیں کرسکتا کہ اس کی اولاد چنڈال کہلائے تو کیا اس صورت میں میری پوزیشن کا آدمی اسبات کو گوارہ کرسکتا ہے کہ میری اولاد آریہ۔ آریہ سماجی یا دیانندی رہ کر ہندو قانون کی زد میں آئے اور چنڈال کہلائے؟ ہرگز نہیں پس اپنی اولاد کو لعنت کے طوق سے بچانے کے لئے مجھے مفصل ذیل باتوں میں سے مجبوراً ایک پر عمل کرنا ہوگا"۔ اس کے آگے پانچ باتیں درج فرمائی ہیں اور آخر میں یہ زبردست اپیل کرتے ہیں کہ "اے میرے مسلمان۔ عیسائی سکھ آریہ سماجی۔ دیانندی اور ہندو بھائیو! میری آپ کے دربار میں یہ ایک زبردست اپیل ہے۔ کہ آپ مجھے بتائیں کہ مجھے اس مشکل کو حل کرنے کے لئے مذکورہ بالا طریقوں میں سے کس طریقہ پر عمل کرنا چاہئے"؟

ہم اپنے معزز اور عالم فاضل اور سربرآوردہ ناظرین سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ مسٹر دھرم پال کی یہ کتاب ضرور منگائیں۔ صرف اس نظر سے کہ کیسی بزرگ ان کی اس اپیل کا جواب دینے کے قابل ہوں اور اُن کو اس تنگ اور نازک حالت سے نکالنے میں مفید اور مددگار ثابت ہوں یہ کتاب واقعی قابل دید اور مفید ہے۔ ۴؍ قیمت پر مسٹر دھرم پال بی۔ اے لودیانہ سے ملسکتی ہے۔



واعظ انجیل کیسا ہونا چاہئے؟

اگر کسی مسیحی کو اس امر کا یقین ہوگیا ہے کہ خدا نے اُس کو انجیل کی خدمت کے لئے بلایا ہے تو اُس کے لئے لازم ہے کہ وہ تیاری کرے جس کا ذکر پولس رسول نے تمطاؤس کو اپنے دوسرے خط ۲: ۱۵ آیت میں بتائی ہے یعنی اُن اپنے آپ کو خدا کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے اور جو حق کے کلام کو درستی سے عمل میں لاتا ہو۔ زمانہ اس امر کا مقتضی ہے کہ مسیحی کھیت میں لائق اور محنت کش اور جوان تنومند مزدور ہوں۔ مگر کسی کو سستے کارندوں کی ضرورت ہے تو وہ جائے اور شہر کے گلی کوچوں سے ایسے سینکڑوں مزدور جمع کرے اور اس کام میں اُس کو ذرا بھی مشکل پیش نہ آئیگی اور نہ ہی دیر لگیگی۔ لیکن اگر گراں اجرت پر کارندوں کی تلاش کیجائے تو بہت دیر لگیگی۔ اور قیمتی لائق محنتی اور جان سے کوشش کرنے والے کارندے کئی مہینوں کی لگاتار سعی اور جد و جہد سے ملیں گے۔ یہ ضرب المثل ہمیشہ اپنے زیر نظر رکھنی چاہئے کہ جتنا گُڑ ڈالوگے اُتنا ہی میٹھا ہوگا۔ تجربہ نے آج بتا دیا ہے۔ کہ سستے محنت کرنے والے بہت ہیں۔ مگر گراں قیمت کے بہت کم ہیں۔ اور جیسے مزدور ہونگے ویسا ہی کام ہوگا۔ زمانہ ہم کو اپنے زبان حال سے بتا رہا ہے کہ مسیحی مذہب کی بشارت کے لئے کیسے اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ مسیحی چال چلن اور نمونہ اور ہر دینی باتوں میں بھرے ہوؤں کی ضرورت ہے۔

واعظ انجیل نے کن کے درمیان کام کرنا ہے

اگر کسی جگہ یا حلقے میں تعلیمیافتہ کارندوں کی ضرورت ہے تو وہ بشارتی کام کا محکمہ ہے۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ جیسا وسیع اور دشوار اور قسم قسم کے سامانوں سے مملو اور محنت طلب میدان بشارتی کام کا ہے۔ ویسا کوئی اور محکمہ یا صیغہ نہیں ہے۔ مبشر نے یونیورسٹی کے گریجوایٹوں ساہوکاروں اور قانونی پیشہ وکیلوں اور مجسٹریٹوں سے لیکر دیہاتی اچھوت جاتی کے لوگوں تک کے درمیان انجیل کی خدمت کرنی ہو۔ ان سے گفتگو کرنی ہے۔ اُن میں درس دینے اور وعظ کرنا ہے۔ اور اُن کو قائل کرنا ہے اُس نے ہر قسم اور ہر زمانہ اور ہر شخص (مرد اور عورت اور بچوں) کے آدمیوں کو ہدایات سادی دینا اور اُن کو ایک جتھے میں ترکیب دینا ہے۔ کہیں وائی ایم سی اے۔ کہیں کرسچن اینڈیور کہیں ریڈنگ روم۔ اور کہیں لیکچر ہوس اور جماعتیں وغیرہ قائم کرنی ہیں۔ کہیں دیہاتی اچھوت جاتیوں کو منادی کرنی ہے۔ اور کہیں وکلا اور مجسٹریٹوں کے درمیان بات چیت کرکے منادی کرنی ہے یا اُن کے درمیان درس دینا ہے۔ کہیں ہندوؤں میں کام کرنا ہے۔ اور کہیں مسلمانوں میں بشارت دینی ہے۔ الغرض جہاں وہ رہتا ہے یا جس حلقہ میں وہ کام کرتا ہے۔ وہاں کے لوگوں کے اخلاقی احساس کو قابو میں لانا یسوع مسیح کی خاطر جوش اور سرگرمی کی روح پھونکنا۔ اور مسیحی مذہب کو اپنی روزمرہ کی گفتگو اور نمونہ سے لوگوں کے دلوں پر جمانا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ مسیحی منادی سپیشلسٹ ہوتا ہے۔ اور سپیشلسٹ کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے۔ جبکہ ناامیدی ہوتی ہے یا سخت مشکل موقعوں پر وہ کام آتا ہے۔ اُس سے توقع کیجاتی ہے کہ وہ مسائل کو حل کریگا۔ حالات کو تبدیل کردیگا۔ اور اخلاقی سکونیت کی سرد مہری کو دور کریگا۔ یہ کام بشارت دینے والے ہی سے ہو سکتا ہے۔ کسی اور سے نہیں۔ ان کاموں کے لئے لابدی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ میں بڑا رسوخ اور زور رکھے۔ اس کی مخالفت میں دنیا جسم اور شیطان ہیں۔ اور اُس نے ان تینوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے کلیسیائی خدمات میں بھی اُس نے ایک حد تک حصہ لینا ہے۔ سب سے بڑھکر اس نے اپنے مالک اور نجات دہندہ کے ہر حکم کی فرمانبرداری کرنی کہ تم جاکر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو۔ اور انہیں یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا (متی ۲۸: ۲۰) اور ہمت نہ ہارنے اور مستعد بنے اور کام کرنے میں زور اور اُمید حاصل کرنے کے لئے یہ فرمایا کہ آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دیا گیا ہے (ایضاً ۱۸ آیت) اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ ہوں۔ (ایضاً ۲۰ آیت)

اس کام کے لئے چند خصوصیات

جو باتیں اوپر واعظ انجیل کے لئے اختصاراً بیان کی گئی ہیں جو اُس کے کھیت میں اختیار کارپردازی میں اُس کے پیش آیا کرتی ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں اُس نے ایسے احاطہ اجتماع نقیضین میں ہوکر کام کرنا ہے پس لاریب ایسی مشکل اور بوقلموں حالت میں کام کرنے والے میں چند ضروری خصوصیات بھی ہونی لازم ہیں تاکہ وہ اپنے عہدہ اور نمونے میں کامیاب ہو۔ ان میں سے چند ایک کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

(۱) جسمانی صحت اور قوت۔ جیسا دنیا کے عام کاموں میں انسان کو ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی مبشر کو بشارتی کام میں جسمانی صحت اور قوت کی ضرورت بھی ہے لگاتار منادی اور روزمرہ کی گفتگو اور ملاقات اور کل کھیت کی ذمہ واری سے سبکدوش اور خوش ہونے کے لئے لابدی ہے کہ منادی کے اعصاب لوہے جیسے پٹھے چمڑے جیسے سخت اور مضبوط اور لچکدار۔ اور معدہ ایسا ہو کہ اینٹ پتھر سب ہضم۔ اور اگر وہ پہلوان اور قوی ہو تو بہتر ہے۔ کیونکہ اس کھیت میں لگاتار محنت بغیر ان باتوں کے محال ہیں۔ دنیا کی سردی گرمی برداشت کرنی ہے نشیب و

فرازسے گزرتا ہے۔ مجالس میں زور کیساتھ کام کرتا ہے ساتھ ہی اُن کے خوش الحان اور ایسی آواز رکھتا ہو جو ہر موقع اور خلوت اور جلوت ہر دو میں مجلس میں ہو خواہ معدودے چند کے درمیان ہر حالت میں کافی طور پر عمدگی سے آواز کو استعمال کر سکے۔ نہ خلوت میں چلا کے۔ اور کرخت آواز سے بولے۔ اور نہ مجلس میں مدھم اور مردہ آواز سے کلام کرے۔

(۲) عمدہ تعلیم۔ اگر مناد کالج کا گریجویٹ ہو تو سب سے بہتر کیونکہ صرف اسی بات کو دیکھکر بڑے بڑے لوگ اس کی سننے اور اس سے گفتگو کرنے کے لئے اس کی طرف مائل ہو جائینگے۔ کہ وہ گریجویٹ ہے۔ اُس کا ہمسر اور ہم جلیس ہی علاوہ اس کے تعلیم سے آدمی کی لیاقتیں اور خیالات ایسے وسیع ہو جاتے ہیں کہ وہ ہر مزمیں مفید بن اور دلچسپی سے اور خاطر خواہ کلام کر سکتا ہے۔ کیونکہ تیز چھری کند چھری کی بہ نسبت خوب کاٹتی ہے تعلیم یافتہ اور موزون طبع اور تیز فہم آدمی دور تک دیکھتا۔ بات کو خوب سمجھ لیتا اور موقعہ کی کہتا ہے۔ مگر نا تعلیم یافتہ آدمی میں یہ صفات نہیں۔

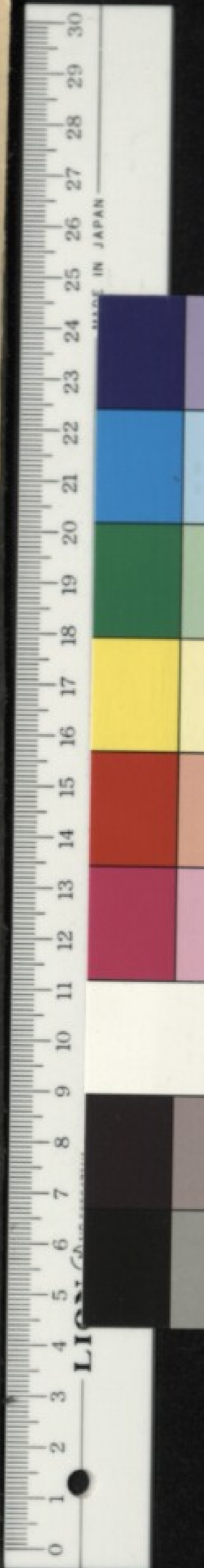
(۳) بائبل سے خوب واقف ہو۔ اسبات میں تو کلام ہی نہیں کہ وہ عنداً نہ صرف کلام کے مقامات اور آیات ہی سے کما حقہ واقف ہو بلکہ بائبل کی تمام چھوٹی بڑی تعلیمات سے بھی ماہر ہو۔ بائبل کی ہر بات کو اور ہر تعلیم کو صحیح طور پر اور خوش اسلوبی سے بیان کر سکے۔ یہ تو ایک مانی ہوئی بات ہے کہ علم الہی تمام علوم سے مشکل ترین اور عظیم الشان اور لابدی ہے۔ نیم حکیم خطرۂ جان نیم ملاں خطرۂ ایمان والی مثال اس پر صادق نہ آتی ہو۔ جو شخص الہام کی بڑی بڑی سچائیوں کو سمجھ نہیں سکتا۔ وہ گناہ کے بارے میں بھی صحیح طور پر اور عمدگی سے نہ تو سمجھ سکتا ہے۔ اور نہ اس کو بیان کر سکتا ہے۔ اور ایسا ہی وہ نجات کے بارے میں بھی غور و پرداخت کرنے اور بولنے کے لائق نہیں ہو سکتا ان کے علاوہ واجب ہے کہ وہ بائبل کی ہر ایک کتاب کے ہر لازمی پہلو اور ان کتابوں کے باہمی تعلقات سے بخوبی واقف ہو۔ تواریخ خصوصاً تواریخ کلیسیا کا مطالعہ بھی لازمی ہے۔ اس سے وسعت خیالی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ موجودہ مذہبی فسانوں اور کہانیوں کا بیان کس طرح کرنا چاہئے۔ کیونکہ "سورج کے نیچے کوئی نئی بات نہیں ہے"۔

(۴) روح القدس کی استعانت یعنی مدد ساری خوبیوں کے اوپر روح القدس کی امداد بلکہ بھرپوری کی ضرورت ہے جس کے ذریعے سے واعظ کی تمام لیاقتیں اور طاقتیں اور علوم مستعمل اور مفید ہو سکتے ہیں۔ اس کے بغیر ساری باتیں بے فائدہ ہیں۔ جس کے ساتھ روح القدس کی حضوری ہوتی ہے۔ وہ حلیم۔ خیر اندیش سرگرم صابر کل محنت کش وغیرہ ہوتے ہیں اور اُن کی محنت کا بہت عمدہ پھل ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض ایسے بھی مبشر موجود ہیں کہ جو مذکورہ بالا کل صفات حسنہ وغیرہ سے بالکل کورے اور ؎ برعکس نہند نام زنگی کافور کے مصداق ہیں۔

ہندوستان کو مسیح کیلئے فتح کرنے کا طریق

یہ امر تو ایک واضح اور کھلی حقیقت ہے کہ آج مسیح خداوند کی سلطنت روحانی کی اس دنیا میں ہر طرف عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً کس قدر زور اور وسعت کیساتھ مخالفت ہو رہی ہے۔ اور نہ صرف عام طور پر بلکہ بڑی فصاحت اور بلاغت سے قدیم اور جدید علوم کے ذریعے اس کشمکش کے درمیان مسیحیت کے مخالف نہ صرف عالم فاضل مقرر اور اہل قلم ہی شامل اور مشغول ہیں بلکہ نوجوان بھی بڑے جوش کے ساتھ اس کام میں منہمک پائے جاتے ہیں۔ پرانے حملوں اور حالات کی بہ نسبت نئے حملات اور حالات زیادہ زور دار اور وسیع ہیں۔ اس وقت کلیسیا اگرچہ دنیاوی طور پر باامن زندگی بسر کر رہی ہے تو بھی علمی اور ذہنی طور پر ہر سمت سے گھری ہوئی۔ اور معرض خطر میں ہے اس پر آشوب زمانہ میں کلیسیا کو اپنے تمام مختلف اقسام کے وسیع اور کارگر ہتھیار یعنی سائنس اور دیگر علوم منطق اور فصاحت وغیرہ کے اُٹھا لینے چاہئیں اور استقلال اور شجاعت اور طاقت کے ساتھ مخالفین کا مقابلہ کرنا چاہئے جو موجودہ تنازعات اور کشمکش کے مناسب حال ہو۔

مگر ہماری ساری اور حقیقی قدرت اُن اخلاقی اور روحانی طاقتوں کے اندر موجود ہے۔ جن کے ذریعے تمام زمانوں کے اندر مسیحی کلیسیا آسمان کی بادشاہت کی فتوحات کا ڈونکا بجا چکی ہے۔ ہمیں صرف اسی بات سے مطمئن اور مسرور نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اپنے مسیحی ایمان کی سند اور اختیار کو بڑے زوردار استدلال ہی سے ثابت کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ بلکہ ہم کو اس کی منادی اس طرح کرنی چاہئے۔ کہ بلا استدلال اس کے اختیار کا لوہا عوام سے مان لیا جائے۔ لازم ہے کہ گناہ کی حقیقت لوگوں کی ضمیروں میں بخوبی بٹھا دیجائے اور اُن کے دل نہ صرف خدا کے غضب اور رحمت کے بیم و رجا سے پر اور مملو ہو جائیں۔ اور ان جو میلان طبعی برباد نہ کر دیجائے بلکہ اس کو کلام کا مطیع بنانا چاہئے اور اس کو ایسے طور پر بیدار کر دینا چاہئے۔ کہ وہ سرگرم کارکن بنجائے۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو اسبات پر شہادت دیتی ہے کہ روح انسانی کو روحوں کے باپ خدا کے ساتھ ایک نہایت ہی قریبی اور خاص رشتہ ہے۔ اسی طرح منادی کرنے سے بلا کسی قسم کے بحث مباحثہ اور پرجوش استدلال کے لوگ مسیح خداوند کی آواز کے اندر اس کی اس جلیل القدر حکومت اور اختیار کو پہچان لینگے۔ جو آسمانی باپ سے اس کو عطا ہوئی ہے۔ اور پھر اس کی فرمانبرداری کرنے سے ہرگز انکاری نہ ہو سکینگے۔ اور خود بخود اس حقیقت کو دریافت کرینگے کہ ہم کو خدا تک پہونچانے



کے لئے ناراستوں کی خاطر راستباز کے مرنے میں اس راستباز مرنے والے نے نہ صرف ہماری روحانی زندگی کی اشد ضروریات ہی ہم پہنچادی ہیں۔ بلکہ خدا کے الٰہی پیار کی بیقیاس دولت اور حکمت کو ہم پر ظاہر بھی کردیا ہے۔

روح القدس اور انسانی ضمیر کی امداد بھی ملیگی

اگر ہم سنجیدگی اور خلوص قلبی سے ایسا کرینگے۔ تو خدا کی روح کی قدرت ہمارے شامل حال ہوگی اور وہ روح ایک عجیب وغریب طریقوں سے انسان کی اندرونی زندگی کے اندر گھس جائیگی۔ اور مخالفتوں کے ہر ایک بند بند اور عقلی مشکلات کے ہر ایک گوشے میں تیز دو دھاری تلوار کی طرح گذر کر ہر قسم کی روکاوٹیں دور کردیگی اسی طرح انسانی ضمیر بھی اور دل بھی ہماری جانب ہونگے روح انسانی کے اندر ایک لافانی یقین موجود ہے کہ ضرور خدا راستباز کا حامی ہے۔ اور گناہ کی ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔ انسان کے اندر خدا کی ناراضگی کا ایسا خوف چھایا ہوا ہے جو دور نہیں ہوسکتا لیکن ساتھ ہی اس کے اس کے اندر خدا کے ساتھ ملنے کی بیقرار آرزو اور خواہش بھی موجود ہے۔ جب تک آدمی اُس کو پا نہیں لیتا تب تک بخوبی جانتا ہے کہ میں اکیلا اور بے سروساماں ہوں۔ اور اسباب کا بھی قایل ہے۔ کہ اس بے سروسامانی اور بے قراری کو نہ تو کوئی دور کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی اُس سے ہم کو بچا ہی سکتا ہے۔ گو انسان کی ضمیروں میں یہ امید اور یقین بہت دھندلا اور تاریک ہے۔ مگر پھر بھی بڑے زور کے ساتھ ہے کہ اگرچہ خدا ہمارے بہت ہی نزدیک نہیں ہے۔ اور ہم کو نظر نہیں آتا تو بھی وہ ہم کو نہ تو بھول سکتا ہے اور ہمیں چھوڑ سکتا ہے۔ اور کہ کسی نہ کسی طرح اور کسی نہ کسی وقت وہ ہمارے پاس آ اور ہم کو ملجائے گا۔

مسیح کا کفارہ ان تمام آرزوؤں کو پورا کردیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بڑی بڑی سچائیاں اور قوانین جن کا نہایت ہی اعلیٰ اور کامل اظہار مسیح کا کفارہ ہے۔ انسان کی اخلاقی زندگی کے ان مرکزی اور پایدار عناصر اور حاجات سے اپیل کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسیح کا کفارہ ہر زمانہ کے لوگوں کی ذہنی اور اخلاقی حالت کے تمام تغیرات میں انسان کی تمام بڑی بڑی روحانی ضرورتوں کو پورا کرتا رہا ہے۔ مسیحیوں کی ان ضرورتوں کو براہ راست اور قدیم زمانہ کے غیر مسیحی لوگوں کی ضروریات کو بالواسطہ ان کی ضمیروں کے اندر گنہگار حالت پر قائل کرکے اور کفارہ کی ضرورت کو دکھا کے جن کا عملی طور پر انہوں نے کسی نہ کسی صورت میں ثبوت دے دیا۔ ہم بھی اسی کے ذریعے اور اسباب پر بھروسہ کرنے سے بنی آدم کے شکوک اور گناہوں اور غموں پر الٰہی راستبازی اور محبت کی فتح حاصل کرسکتے ہیں کہ مسیح انسان کے گناہوں کی خاطر موا۔ زندہ ہوا آسمان پر چڑھ گیا۔ اور قیامت میں عدالت کرنے اور اپنے بندوں کو ہمیشہ کے آرام میں رکھنے کے لئے لیجانے کو آئیگا۔ جن باتوں کی منادی ہم لوگوں کے درمیان کرتے ہیں۔ اُن سے ہم خود اپنے لئے تحریک اور طاقت حاصل کریں۔ کیونکہ کلیسیا کی غیرت کا شعلہ خداوند یسوع مسیح کی صلیب کے پاس ہمیشہ روشن رہتا اور اُٹھتا رہتا ہے اور یہ صلیب ہی کلیسیا کی طاقت کی علامت اور فتوحات کی پیشینگوئی اور مسیحیوں کے صبر اور خوش رفتاری کا بیرق ہمیشہ رہی ہے اور اب بھی ہے۔

مراسلات

لودیانہ پریسبٹری کی انجمن بشارت کا سالانہ جلسہ

لودیانہ پریسبٹری کی انجمن مستورات کا سالانہ جلسہ ۴ تا ۷ مارچ ۱۹۱۴ء سورنڈہ میں ہوتا رہا۔ مجھے اس جلسہ میں شریک ہونے کا پہلی دفعہ اتفاق ہوا۔ میں نے اپنے اور اپنی دیہاتی بہنوں کے لئے اس جلسے سے بہت فایدہ حاصل کیا۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی بہن برکت سے خالی نہیں لوٹی ہوگی۔

جلسہ بہت رونق کے ساتھ ہوا۔ قریب ڈیڑھ سو حاضرین جلسہ موجود تھیں۔ مختلف جگہوں کی انجمنوں کی طرف سے ایلچی حاضر تھیں۔ شہروں اور دیہات سے بہتیری بہنیں اپنی خوشی سے شریک جلسہ ہوئیں۔ زیادہ تر روپڑ کے علاقہ کی مسیحی بہنوں نے جلسہ کو رونق دی۔ ان بہنوں کی ترقی کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلتا تھا۔ کہ بچوں اور شیرخواروں کے منہ سے تو نے حمد کو کامل کرایا۔ ان ناخواندہ بہنوں نے پنجابی زبان میں کئی گیت بنا رکھے ہیں۔ جن کو وے بہت جوش اور نہایت خوش الحانی سے گاتی ہیں۔ علاوہ مسیحی بہنوں کے موضع کی غیر مسیحی عورتوں کی بھیڑ لگی ہوئی جو جلسے کے تعدادی شمار میں نہیں ہیں۔ ان بہنوں کو ہمارے گانے اور کلام سنانے سے بہت خوشی ہوئی۔ دعا ہے کہ جو بیج اس وقت ان عورتوں کے درمیان بویا گیا وہ بہت پھل لادے۔ جلسہ میں میجک لینٹرن کے ذریعہ

بھی کام کیا گیا۔ ملک افریقہ کے مسیحیوں کی روحانی ترقی کا بیان بہت ہی مفید تھا۔ اس کا ایلیٹ مضمون نے سبھوں کو نئے سرے جگایا کہ ہم سب ملکر مسیحی کوشش میں سستی نہ کریں۔ اور یوں ہمارے ملک میں ہمارے ذریعہ سے خداوند کا جلال بہتایت سے ظاہر ہو۔ اسی قسم کے اور مفید ذکر اذکار جلسہ میں ہوتے رہے۔ اکثر جگھوں کی نومریدہ مسیحیوں میں بچوں کی شادی و منگنی کی بُری رسم ابھی تک جاری ہے اس کی برائی اور نقصان پر بہت روشنی ڈالی گئی۔ انجمن کے روحانی فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے ترغیب دی گئی کہ جہاں ابھی تک یہ انجمن قائم نہیں ہوئی۔ وہاں قائم کرنے کی کوشش کی جائے جگادھری اور سنتوک ماجرہ کی نومیدہ شاخوں کے لئے بہت خوشی منائی گئی۔ انجمن کی مختلف شاخوں کی رپوٹیں بہت تسلی بخش تھیں۔ جلسہ کا انتظام قابل تعریف تھا۔ باہر سے جانیوالوں میں سے کسی کو بالکل تکلیف نہ ہوئی۔ رہائش کا بندوبست ڈیرہ میں تھا۔ ہم سب مسز جونس صاحبہ کے تہ دل سے شکرگزار ہیں۔ کہ انہوں نے سبھوں کے کھانے کا خرچ بھی خود اُٹھایا اور بہت اچھا کھانا پورے جلسے کو پورے وقت دیا۔ مسٹر سنت لال اور ان کے ساتھیوں کی مہمان نوازی سے بھی ہمدردی اور برادرانہ محبت ٹپکتی تھی آئندہ سالانہ جلسہ مقام جگادھری میں مارچ ۱۹۱۵ء قرار پایا ہے۔ دعا ہے کہ اُس وقت بہنیں جو اب تک اس جلسہ میں نہیں آئیں آنے والے جلسہ میں (اگر خداوند زندگی دے) شریک ہو کر فیضیاب ہوں۔ آمین

لکھنے والی اپنی بہنوں کی خیرخواہ
مسز ایچ بی سدانند
سنتوک ماجرہ
ضلع کرنال

آسراپور مشن ہاسپٹل
کی
ایک نئی بلڈنگ کا افتتاحی جلسہ

ناظرین یہ ایک مشن سٹیشن ہے جہاں بزرگ مس بوس صاحبہ قریب عرصہ ۲۰ سال سے خداوند کی خدمت کر رہی ہیں یہ جلسہ ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء کو ہوا۔ مسٹر کنگ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع امرتسر پریذیڈنٹ تھے۔ اور مسٹر کنگ صاحب نے اپنے دست مبارک سے اس کی افتتاحی رسم ادا کی۔ مسٹر کنگ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع ہذا نے سب سے پہلے کھڑے ہو کر بہت موثر الفاظ میں تقریر اور بیان فرمایا کہ میں اس عزت کے لائق نہیں تھا جو مجھ کو اس موقعہ پر دی گئی ہے۔ لیکن میں نے اس موقعہ پر پریذیڈنٹ بننا بڑی خوشی سے قبول کیا ہے۔ صاحبان۔ لوگ مجھ کو ضلع کا حاکم اور ضلع کا بادشاہ وغیرہ سے پکارتے ہیں لیکن حقیقت میں میں ضلع کا خادم ہوں۔ اور اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ جو خطاب اس ضلع میں مس بوس صاحبہ کو اور پادری گلفرڈ صاحب کو مل چکا ہے۔ وہ مجھ کو حاصل نہیں ہوا وہ خطاب ضلع کا دوست ہے۔ یعنے اس ضلع کے لوگ مس بوس صاحبہ اور پادری گلفرڈ صاحب کو ضلع دوست تصور کرتے ہیں۔ جو ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے خطاب سے کہیں بڑا ہے۔ اس کے بعد تحصیلدار صاحب اجنالہ نے پر اثر تقریر کی۔ اور اس کے بعد پادری گلفرڈ صاحب و پادری وگرم صاحب اور پادری وڈہاؤس صاحب انچارج مسٹری ٹیننگ ہذا نے اپنے منہ کی تعریف کی اور بتلایا کہ مس بوس صاحبہ کو کس طاقت نے یہ خطاب دلایا ہے۔ کہ جس طاقت سے ہر ایک فرد بشر اس کی تعریف کرتا ہے۔ وہ ہمارے خداوند مسیح مصلوب کی محبت ہے۔ کہ جس کی وجہ سے مس صاحبہ مریضوں اور کمزوروں کو اس قدر پیار اور محبت سے ملتی ہیں۔ اور بڑی ہمدردی سے اُن کا علاج کرتی ہیں۔ ناظرین یہ خطاب جس کا ذکر ہمارے مہربان مسٹر کنگ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع امرتسر نے کیا۔ وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جن کے دلوں میں مسیح مصلوب کا دخل ہے اور جنہوں نے رات دن ناتواں اور بے کس مریضوں کے ساتھ بڑے حلم و صبر سے وقت کاٹا ہو۔ اور اُن کی دردناک آوازوں اور نالوں سے اُکتا نہ گئے ہوں کیونکہ بیماری اور دکھ کے وقت عزیز و اقارب بھی تنگ آجاتے ہیں۔ اس جلسہ میں ضلع کے ہندو مسلمان۔ رئیس اور دیگر اشخاص حاضر تھے۔ جن کو دیکھ کر یہ کہنا پڑتا تھا کہ خدا کی شان ہے جو جگہ بالکل کلراور ویرانی تھی آج مختلف اقوام کے مجمع اور اتحاد کی جگہ بن رہی ہے ہمیں اُمید ہے کہ اس شفاخانہ کو روز افزوں ترقی ہوگی کیونکہ اس کی منتظم مس بوس صاحبہ ہیں جو مریض مستورات اور بچوں کی ضروریات کو ہر وقت محسوس کرتی رہتی ہیں۔ اور اُن کی تندرستی اور بہبودی کے خیال میں آٹھوں پہر محو رہتی ہیں۔ اور اُن کی ضروریات کو پورا کرنے میں جو ثبوت اپنی لیاقت اور ہمدردی کا دیا ہے وہ ہمیشہ یادگار رہیگا۔ آخر میں ہماری یہ دعا ہے کہ دار الشفا اپنی مساعی جمیلہ میں کامیاب رہے۔ اور اس کے مریض صحت اور طاقت حاصل کریں۔ خداوند مس بوس صاحبہ کو وہ ہمت و جرات بخشے کہ وہ اور زیادہ خوبی اور خوش اسلوبی سے اپنے فرض منصبی کو ادا کرتی رہیں۔ فقط۔

راقم
ڈاکٹر سنت سنگھ۔
از آسراپور۔

عید قیامت

ہر وقت محو ہوں میں تمہارے خیال میں۔
ایماں بجز تمہارے کوئی دلنشیں نہیں۔

آج گلشن عالم میں یہ چہل پہل ہر چہار سمت کیوں ہے۔ کہ رونق و زینت خود بخود باغ جہاں پر نثار ہے بادِ نسیم وجد میں اتراتی پھر رہی ہے۔ نونہالان چمن اپنی ہری بھری پوشاک زیب تن کرکے کھڑے لہلہا رہے ہیں۔ غنچوں نے مارے خوشی کے اپنے اپنے گریبان مسرت سے چاک کئے ہوئے ہیں تاکہ اپنی بھینی بھینی خوشگوار خوشبو سے زمانے کا دماغ معطر کریں۔ وحوش و طیور مارے خوشی کے چہچہے مچا رہے ہیں۔ جن کی میٹھی پیاری پیاری آوازیں دل کو موہے لیتی ہیں۔ کلیاں ہنس ہنس کر گلوں کی ہمسری کا دعوے کر رہی ہیں اشرف المخلوقات قدرت کے نغمے جھوم جھوم کر گا رہے ہیں۔ انجم و ماہ و خورشید فلک پر بے حد چمکتے ہوئے جلوۂ ذوالجلال عیاں کر رہے ہیں۔ دریا۔ سمندر اپنی مستانہ اداؤں کی لہروں میں اٹکھیلیاں کرتے ہوئے بہتے چلے جا رہے ہیں۔ لہلہاتا ہوا سبزہ آنکھوں کو تازگی اور دل کو ٹھنڈک بخشتا ہے۔ یہ جشن بہار دیکھ کر دل بے قابو ہوا جاتا ہے۔ آیئے ذرا شہر خموشاں کا نظارہ کرائیں جس کے قفل گورغریباں توڑ ڈالے کہ مردے دوبارہ زیست کا مزہ چکھ رہے ہیں۔ ہم سب بھی ہیں کہ یہ مبارک دن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے کی ہمیں یاد دلاتا ہے۔ اس سال پھر ہماری عید قیامت ہمارے دلوں کو تازہ اور برکتوں سے معمور کرتی ہوئی آگئی۔ یہ ایسی خوشی ہے جس کا بیان قابو سے باہر ہے۔ کاش ہم ساری بری خواہشوں دنیوی طمع کو مار ڈالیں اور اپنے آپ کو ایک مردہ سمجھیں۔ اور آج کے دن سے پھر جی اٹھیں۔ اور روحانی غذا اپنی روح کو پہونچا دیں۔ مسیح کا زندہ ہونا ہمیں زندگی بخشتا ہے۔ اور اس بات کا ہمیں یقین دلاتا ہے کہ ہم بھی اسی طرح روز عدالت کو اٹھینگے اور اپنے اعمال کے موافق سزا یا جزا پائیں گے۔ آپ واقف ہیں کہ ہمارے خداوند مسیح کا جی اٹھنا کیسا عجیب ہے۔ شعر

یہ رعب تھا حضور کا جد صلیب بھی۔
پتھر مزار پاک کا فوراً سرک گیا۔

عید قیامت تو یہ تھی۔ مگر یاد رہے روز عدالت آنیوالا ہے جس دن ہم آپ کے حضور کھڑے ہونگے اور اپنا اپنا بدلا پائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو خداوند مسیح پر توکل کئے ہوئے ہیں۔ اور اپنے گناہ کو چھوڑ کر خداوند یسوع کے خدمتگار ہیں۔ کاش ہم سب نیکی کی طرف قدم ماریں تاکہ روز حشر کو جی اٹھیں اور نجات کا تاج پہنیں۔

یہ واقعی سچ ہے۔ شعر

جلالی تاج کا بخشا ہے حق مسیح ابن آدم نے
وگرنہ یہ کہاں توقیر تھی اولاد آدم کی۔

راقم
الائس داس رہنما۔ بریلوی۔

ریویو

میاں بیوی کا دینی مناظرہ۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا میاں بیوی کا دینی مناظرہ تھوڑا تھوڑا اس پرچہ میں نکلتا رہا ہے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ ناظرین اس کی تعلیم میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ ایسے شائقین کو مژدہ ہو کہ یہ مناظرہ اب کتاب کی صورت میں چھپ کر طیار ہوگیا ہے۔ ۱۵۴ صفحہ کی کتاب عمدہ انگریزی کاغذ پر چھپی ہے گنہگار کی اصلی حالت اور اس میں بے خبری سالہا سال تک نام کا عیسائی رہا لیکن نجات کی خبر بھی نہیں عجیب طور سے جگایا جاتا ہے اور اپنی حالت کو معلوم کرتا ہے کہ وہ اتنے سال سے محض نام کا عیسائی رہا ہے۔ نجات حاصل کرنے میں دیر نہیں کرتا۔ علاوہ ازیں نجات کے متعلق ہر ایک تعلیم کا جو بائبل میں پائی جاتی ہے مقابلہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جو کہ پڑھنے میں بہت خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔ اتنا افسوس ہے کہ چھپائی اچھی نہیں اور غلطیاں بھی بہت ہیں امید ہے کہ طبع ثانی میں یہ نقص رفع ہو جائیگا قیمت اس کی ۱۲ مقرر رکھی گئی ہے۔ جو کہ کتاب کے سائز کے لحاظ سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جو لوگ یہ قیمت ادا نہیں کرسکتے۔ اُن کو کم قیمت پر بھی مل سکتی ہے۔

ملنے کا پتہ:- پادری جی۔ پی۔ ٹاسکر چرچ آف گاڈ
منٹگمری روڈ۔ لاہور۔
فقط۔ نتھانیل۔ بیلی۔ لاہور۔

زمین! زمین!! زمین!!!

۱۔ ناظرین اخبار ہذا کو معلوم ہو کہ آجکل چاروں طرف زمین ہی زمین کا شور مچا ہوا ہے۔ کیا ہندو کیا مسلمان کیا عیسائی اور کیا دیگر قومیں گویا کہ زمین یعنے مربعوں کا لفظ ایسا دلچسپ اور میٹھا ہے۔ کہ ہر ایک زبان سے بے اختیار نکلتا ہے۔ جہاں دو چار آدمی ملکر بیٹھتے ہیں بس زمین ہی کا تذکرہ ہوتا ہے۔ ریل گاڑیوں۔ مسافر خانوں۔ دوکانوں۔ بازاروں غرضیکہ جہاں کہیں دیکھو زمینداروں کی زبان پر یہی مضمون ہے۔ گھروں میں اس زور شور سے چرچا ہوتا ہے کہ رات کو خواب میں بھی مربعے ہی نظر آتے ہیں۔ گویا ایک عالم اس کا دیوانہ و شیدا ہو رہا ہے

۲۔ اسکا سبب کیا ہے۔ سبب یہ ہے کہ کاشتکاری ایک ایسا اعلےٰ پیشہ ہے جو کہ سب سے

افضل ہے۔ جیساکہ کسی نے کہا کہ اوتم کھیتی مدھم بیوپار نکھیٹ چاکری بھیکھ ندار۔ کاشتکاری میں نہ کسی کی حکومت نہ کسی کا ساڑھ نہ بددیانتی نہ خوشامد نہ چاپلوسی اپنی مرضی سونا اپنی مرضی اُٹھنا گویا کہ خود مختار حکومت ہے۔ علاوہ اس کے جن چیزوں کے لئے امیر لوگ ترستے ہیں اور قیمت خرچ کرنے پر بھی اُن کو خالص چیزیں نہیں ملتی۔ زمینداروں کے گھروں میں بہتایت سے پائی جاتی ہیں۔ مثلاً دودھ۔ گھی۔ دیغرہ۔ جن خربوزوں کے لئے امیر شہر میں پیسے خرچ کرتے ہیں وہ ہی زمینداروں کے کھیتوں میں سینکڑوں گل جاتے ہیں۔ ہزاروں لوگ راہ گذرتے جاتے ہیں۔ وہ خالص دودھ جو کہ ایک زمیندار رات کو مزے سے پیتا ہے اُس کے لئے امیر لوگ گوالوں وغیرہ کو بار بار تاکید کرتے ہیں لیکن پھر بھی خالص نہیں ملتا ضرور کچھ نہ کچھ پانی کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ وہ دودھ جو امیر لوگ بڑی چاہت سے پیتے ہیں۔ جاٹ اُس کو کچی لسی کے نام سے پکارتے ہیں جو گرمیوں کے دنوں میں سارا خاندان ہی خوب کٹورے بھر بھر کر پیتا ہے سچ مچ زمینداری زندگی ایک اعلیٰ زندگی ہے اور تندرستی کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ زمیندار کو اپنے موٹے جھوٹے کھانے سے وہ لطف اور طاقت ملتی ہے جو کہ امیروں کو اُن کے دسترخوان پر طرح طرح کی نعمتیں کھانے سے نہیں ملتی اور مزہ یہ کہ امیروں کا ہاضمہ لطیف چیزیں کھانے سے بھی بگڑا رہتا ہے لیکن جاٹوں کو جو دیو دہی ہضم ہے یہ سب کچھ زمین کی بدولت ہی ہے پھر کیوں نہ زمیندار اس کے لئے کوشش کریں۔ جو کہ ایک طرح سے اُن کے لئے بادشاہی سے کم نہیں ہے۔

آجکل کیوں ہر طرف زمین ہی کا چرچا ہے۔ آجکل زیادہ چرچا ہونے کا یہ سبب ہے کہ ہماری رعایا پرور گورنمنٹ نے کروڑوں روپیہ خرچ کرکے نہر کھدوائی ہے۔ اور اسی نہر پہ زمین تقسیم کیجاویگی اس کے سبب کی آنکھیں خواہ ہندو خواہ مسلمان خواہ عیسائی ادھر ہی لگی ہوئی ہیں۔

مسیحی کاشتکار:- ہم اپنی مہربان اور غریب پرور گورنمنٹ کے تہ دل سے شکرگذار ہیں کہ جس نے اپنی فیاضی اور فراخدلی سے ضلع گوجرانوالہ ولائل پور کے مسیحی کاشتکاروں کو زمینداری حقوق عنایت فرمائے ہیں (بلکہ تمام عیسائیوں کو جو کہ ان دو اضلاع میں رہتے ہیں) درحقیقت عیسائی کاشتکار سب سے زیادہ محنتی وجفاکش اور فرمانبردار ہیں۔ مثال کے طور پر میں اُن عیسائی کاشتکاروں کا ذکر کرونگا جو کہ مسیحی نوآبادیوں میں رہتے ہیں۔ اور جن کو سرکار نے تھوڑی تھوڑی زمینیں عنایت کی ہوئی ہیں۔ مسیحی کاشتکار جو کہ اِن نوآبادیوں میں آباد ہیں اس بڑی محنت اور جانفشانی سے کاشت کرتے ہیں۔ اور تھوڑی تھوڑی زمین پر بھی دو دو تین تین خاندان گذارہ کرتے ہیں پنجاب کے مسیحی لوگ شروع سے زمیندارا پیشہ کرتے آئے ہیں۔ اور اس ہی لئے زمیندارے کے کام اور طریقوں سے خوب واقفیت رکھتے ہیں۔ گویا کہ ان کا مادری پیشہ ہی زمیندارا ہے۔

زمین کیلئے عیسائیوں میں ہلچل:- سب قوموں سے زیادہ عیسائیوں کو کاشتکاری کا شوق شروع ہی سے لگا رہا ہے اور صرف یہی پیشہ یہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں لیکن مجبور ہیں۔ کیونکہ اُن کے پاس زمین نہیں ہے۔ لیکن تو بھی کسی نہ کسی طرح اپنا پیٹ کاشتکاری ہی سے پالتے ہیں۔ آجکل مسیحی نوآبادیوں میں مربعوں کا شوق حد سے بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ جن کاشتکاروں کے پاس زمین ہے وہ اتنی تھوڑی ہے کہ گذارہ بڑی مشکل سے ہوتا ہے۔ اور ۱۰ سال کے بعد گذارہ ناممکن ہوگا۔ بھلا خیال تو فرمائیے کہ ایک زمیندار جس کے پاس صرف ½ مربع زمین ہے اور اس کے پانچ لڑکے ہیں۔ جب وہ لڑکے جوان ہونگے اور زمین اُن میں تقسیم ہوگی تو ½ ۲ کلہ زمین ہر ایک کے حصہ میں آویگی تو اُن کا گذارہ کس طرح ہوگا گویا وہ ہی زمین اُن کی وبال جان ہوجائے گی۔ ½ ۲ کلہ میں ایک خاندان کا گذارہ مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

دوئم۔ ان نوآبادیوں میں اس قسم کے لوگ ہیں کہ جن کے پاس کوئی زمین نہیں اور وہ اِدھر اُدھر حصہ پر زمین لیکر کاشتکاری کرتے ہیں۔ جس میں سے نصف مالک زمین کو دیتے ہیں اور نصف میں خود گذارہ کرتے ہیں۔

کیا نئی نہر پہ عیسائیوں کو بھی زمین ملیگی

جہاں تک سنا جاتا ہے۔ یہی ہے۔ کہ عیسائیوں کو بھی ہماری مہربان سرکار یاد فرمائیگی اور کچھ نہ کچھ حصہ غریب مسیحی کاشتکاروں کو بھی عنایت فرمائیگی۔

لیکن کن شرائط پر: ابھی تک یہ کوئی تحقیق خبر نہیں کہ کن شرائط پر زمین ملیگی۔ عام افواہیں بہت سُنی جاتی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ زمین گھوڑیوں پہ ملیگی۔ کوئی کہتا ہے کہ مفت ملیگی۔ کوئی کہتا ہے کہ مول ملیگی۔ غرضیکہ جتنے منہ اتنی باتیں۔ لیکن یہ خبریں قابل اعتبار نہیں اس لئے کہ

فائنل کمشنر صاحب بہادر کی چٹھی۔

میرے ایک دوست کی درخواست کے جواب میں صاحب بہادر فرماتے ہیں کہ ابھی تک کوئی قانون عیسائیوں کو زمین تقسیم کرنے کا نہیں نکلا۔

مہتمم صاحب کیا فرماتے ہیں۔ ضلع منٹگمری کے مہتمم صاحب بہادر کی ایک چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ ابھی تک عیسائیوں کے لئے کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا کہ کن شرائط پر زمین ملیگی۔ اس پر بھی لوگوں کو یقین نہیں آتا۔ لوگ بے حواس ہوکر بھاگے پھرتے ہیں اس لئے کہ بعض قوم کے دشمن غلط خبریں اڑا کر اپنا مطلب نکالتے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک کوئی پختہ اور یقینی خبر نہیں



مشنری صاحبان سے ہماری درخواست

ہم اپنے بزرگ مشنری صاحبان کے تہ دل سے شکر گذار ہیں کہ وہ ہمارے لئے دل وجان سے کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے مہربان جو کچھ ہماری قوم کے لئے کر سکتے ہیں کریں تاکہ یہ قوم جو کمزور تاک کی طرح ہے ایک مضبوط درخت بن کر اپنے پاؤں پکڑی ہو جاوے

گورنمنٹ سے ہماری عرض۔ ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کے دل وجان سے شکرگذار ہیں اور ساتھ ہی عرض کرتے ہیں کہ جب موقعہ آوے تو ہم کو بھی یاد فرمایا جاوے۔ خداوند ہمارے بادشاہ کو ابد تک زندہ و سلامت رکھے۔

اے۔آر۔ ایس۔ بیگمن آباد نمبر ۱۷۔۳

خوشی اور رنج کا ماحصل

از نتیجۂ فکر جناب بانشی الائس داس صاحب آسا بیدی

دل میں مقام کو نہ تھا غم نہ الم۔
بزم عشرت نصیب تھی ہر دم

تھیں نرالی شباب کی باتیں
وہ خوشی اور وہ خواب کی باتیں

باغ ہستی کی سیر کھاتے تھے۔
ہر طرح کے مزے اُڑاتے تھے۔

سمجھے تھے عیش کا زمانا ہے
رنج وغم محض اک بہانا ہے

گویا آرام سے گزرتی تھی۔
خوشی آآکے دل میں بستی تھی۔

ہائے یہ پیاری زندگی اپنی
عیش و آرام کی دُلاری تھی۔

بھولے بیٹھے تھے اپنی ہستی کو
سمجھتے تھے خودپرستی کو۔

پھر خیال الم نے آگھیرا
پھر ہوا ہائے سامنا غم کا

دل میں شام الم کا ہے دھڑکا۔
شعلۂ آہ آتشیں بھڑکا۔

ہاتف غیب نے کہا دل سے
کیا ہے حاصل ہر عیش باطل سے

ہو نہ مانوس عیش تو اتنا۔
کھا نہ عشرت میں طیش تو اتنا

اک کہانی ہے عیش کا ساماں
ہے یہ دو دن کی رونق بستاں

چند روزہ ہے یہ خوشی تیری
بھول جائیگی یہ ہنسی تیری۔

کس نے دنیا میں چین پایا ہے
کس کو غم نے نہیں ستایا ہے؟

کون ہے جس نے غم نہیں دیکھا۔
عمر بھر عیش کا مزہ چکھا؟

کس کو دنیا میں ہو قیام اکجا
ہے عبث تو خوشی کا متوالا۔

جو بائے دہر پر نہیں کیا عیاں
پردۂ عیش میں ہے غم پنہاں۔

کھل گئی آنکھ ہو گیا معلوم
سب خیالِ خوشی ہوئے معدوم

دل سے کہتا ہے یہ غم پنہاں۔
ہیچ ہیں اس جہاں کی سب خوشیاں

بے شبہ ہے یہ دہر اک دھوکا
کھلگیا حال عیش باطل کا۔

بزم عشرت جو تھی نصیب ہمیں۔
دیگئی داغ وہ حبیب ہمیں۔

گردش دہر کے رہے چکر
عیش کے دھن میں ہم پھرے گھر گھر

دنیا کہتی ہے ہاں حبیب کسے۔
کبھی راحت ہوئی نصیب کسے۔

آخرش کھل گئی حقیقت سب
اُڑ گئی دل سے جھوٹی اُلفت سب

محفل عیش و صحبت بے غم
ہو گئی سب اک آن میں برہم

راستی مو بمو ہوئی معلوم
جھوٹی خوشیاں تھیں سو ہوئیں معدوم

جھوٹی بہجت تھی جاگزیں دل میں
لاکھ دھوکے تھے عیش باطل میں۔

کب موافق رہا جہاں ہم سے
کب نہ کیں اس نے سختیاں ہم سے

محو دنیا نہ اے رہنما ہونا۔
نہ ایمان کو نہ تو کھونا۔

راستی ہاتھ سے نہ جانے دے
خودپرستی نہ دل میں آنے دے

طالب عشق پہ رہے یہ عیاں۔
پس پردہ ہے رنج وغم پنہاں۔

کاش دنیا سے ہم ہوں متنفر
کھائیں گردش کے نہ عبث چکر

دفعتاً دل میں اک خیال آیا۔
جس سے بے طرح اور گھبرایا

یک بیک رنج چھا گیا دل میں
سکہ اپنا جما گیا دل میں۔

لب پہ آیا ہے نام رنج و الم۔
دل پہ چھایا ہے خوف بنکر غم۔

دنیاوالوں سے پوچھتے ہیں ہم
کون سے دن نہیں ہوا کچھ غم

ایک لمحہ بھی اپنے اس دم کا۔
گذرا ہے چکھے ذائقہ غم کا۔

کون رنج و الم سے خالی ہے
دو رہیت تو اک خیال ہے

جس کو دیکھو ہے وہ ہدف غم کا
چین انساں کو نہیں اس جا

لاکھ ہوں وہ شریک بزم و طرب
رنج و غم چھوڑتا ہے پیچھا کب۔

کون سے حال میں ہوئی بہجت۔
دہر میں ہم نے پائی کب راحت۔

جب تلک ہم اس جہان میں ہونگے
عیش و غم دونوں شان میں ہونگے۔

دکھ ارمان دل میں آتے ہیں۔
اور بھی ہائے دل دکھاتے ہیں۔

سوز غم سے کلیجہ سُلگا
سرد مہری سے دل ہوا ٹھنڈا

گھر بنا ہے یہ دل اداسی کا
جم گیا سکہ بے ثباتی کا۔

خوب اب ہم کو ہوگیا معلوم
ہے زمانہ کی سب خوشی معدوم

ہوسکے انسان عیش میں اندھا
اس زمانے کا کھاتا ہے دھوکا

ضرورت

۴/۴

ایک جے۔اے۔وی یا ایف۔اے اور ایک ایس اے۔وی یا جے۔اے۔وی کی چرچ مشن ہائی سکول ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے لئے ضرورت ہے۔ مسیحی کو ترجیح دیجائے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں۔

پرنسپل چرچ مشن ہائی سکول
ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔

ضرورت

۳/۱

مشن ہسپتال چرچ آف انگلینڈ زنانہ سوسائٹی جنڈیالہ ضلع امرتسر کے لئے ایک لایق اور تجربہ کار ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ نقول سندات بخدمت جناب مس ٹیلس صاحبہ کے نام آنی چاہئیں

ضرورت

۲/۲

بپٹسٹ مشن ہائی سکول آگرہ کے لئے ٹرینڈ گریجوئیٹوں اور انڈر گریجوئیٹوں کی اسٹاف میں مستقل طور پر ضرورت ہے۔ نقول سرٹیفکیٹ معہ تنخواہ کے ذیل کے پتے پر درخواست آنی چاہیئے۔

مینجر بپٹسٹ مشن ہائی سکول
آگرہ۔یو۔پی۔

---

۳۷ ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

دانت درد کی دوا

لگاتے ہی درد مٹاتی ہے۔روتے کو ہنساتی ہے۔ ایک بار یک و مضبوط تنکے یا سینک کے سرے پر روئی لپیٹ کر اسے اس دوا میں ڈبو ٹھیک درد کے مقام پر لگائیے اور اگر دانت کی جڑمیں درد ہو تو ذرا سی روئی ڈبا کے اس میں بھر دیں۔ فوراً درد بند ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴ر محصولڈاک ایک سے ۸ شیشی تک ۶ر

کان بہنے کی دوا

کان بہنا یعنی کان کے اندر زخم ہو جانے سے پیپ کا آنا چاہے نیا ہو یا پرانا۔ یہ دوا نہایت مفید ہے۔ اس کے استعمال کے لئے پہلے کان کے اندر صاف کرنا چاہیے بعدہ دوا دیا جاوے قیمت ۸ر فی شیشی پچکاری کا ۲ر محصول ہر دو چیزہ ۵ر

ضرورت

۲/۲

کوئٹہ کے سی۔ای۔زیڈ ایم سلیس گرلز بورڈنگ سکول کے واسطے ایک سینیر ورنیکلر کی یا اس کے برابر ہو بطور ہیڈ ٹیچر کے ضرورت ہے۔ ذیل کے پتے پر درخواست کرنی چاہئے

مس وارن زنانہ مشن سکول کوئٹہ بلوچستان

ضرورت

۳/۳

پنجاب کے ایک شہر میں ایک اور تجربہ کار بائبل وومن کی ضرورت ہے درخواست معہ سندات و لیاقت ذیل کے پتے پر ہونی چاہئے۔

مس ایچ ہگنس
چرچ آف سکاٹ لینڈ
سیالکوٹ۔پنجاب۔

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول } من تصنیف ایڈورڈلے آمنٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ١٢۔ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ۔ عوام کے پڑھنے کیلیئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مُفید آلہ۔ قیمت ۴ر ۶/ روہ ٨/ر +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ٢٠٠ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی۔ پادری ہنگیسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ١٢/ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر ۸/ر۔ اور ١٢/ر۔ یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اِسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ٢٠ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸/ر۔ ١٢/ر رومن ٨/ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنا دیں تو زندگی کی خوشی اور بارگبادی بہت ترقی پذیر ہو جائینگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ہے کتاب کی قیمت صدہا گُنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل } یہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائیبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بُک کے طور پر استعمال ہونی چاہیئے۔ ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶/ر +

دوائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو عہ۔ فارسی اُردو عہ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بُک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اِسلیئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے۔ لہٰذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلیئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت عہ یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہو گئی ہے +

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے۔ سعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس رائے بریلی کا اور نور محمد صاحب مُیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے لکھی +

مضمون کتاب

(١) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (٢) کیوں ہم ہوائی بنیں۔ (٣) ہم ہوائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (٥) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے۔ (٦) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (٧) پانی کا استعمال جسم میں اور اُسے کسطرح استعمال کریں۔ (٨) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (٩) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہے۔ (١٠) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (١١) صاف خُون۔ (١٢) خوراکوں کی بناوٹ۔ (١٣) قسم قسم کے کھانے۔ (١۴) تیلی خوراکیں۔ (١٥) ہدایت خوراک پر۔ (١٦) چمڑا۔ (١٧) نہانا۔ (١٨) کپڑے پہننا۔ (١٩) پٹھے اور ورزش۔ (٢٠) دماغی اور کانی ورزش۔ (٢١) گھر اور احاطے۔ (٢٢) تازہ ہوا کی آمد و رفت۔ (٢٣) صفائی۔ (٢۴) علیحدہ گھر۔ (٢٥) گاؤں اور قصبے۔ (٢٦) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (٢٧) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (٢٨) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (٢٩) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴ر +

دستورالعمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک - ... عہ

ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک - ... ۱ا؍ عہ

ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد - ... ۸؍ ہے

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... ... ۵؍ ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	مے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ: نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے - (۳) خط وکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا - (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا - (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم ونثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے - چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں - (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پا اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے - مضمون صفحہ ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

تسلی بخش انتظام وعمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے - امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک وفیس طالبعلم ... صہ ماہوار

" " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار

" " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی وکتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ جات - سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کروکونل بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے مائعہ تک

قیمت کروکونل لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر - پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے - اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں + چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ آنے سے لیکر دو روپیہ تک ہے - نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یوپی سے طلب کئے ہیں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں - ۱۹ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے - اگرچہ ممبروں نے صرف ۷۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے - ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے - اور نئے پراسپکٹس اردو وانگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں - چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ آنہ چارج کیا جاتا ہے - درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی - نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغِ دل کے پچھلے نمبر ۲ آنہ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی آنریری سکریٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی ایڈیٹر ومنیجر نورافشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی برد نے چھاپا +